مطبوعات

دیوارِ برہمن : از پروفیسر مرزا منور۔ ۳۹۹ صفحات' کمپیوٹری طباعت' مضبوط جلد۔ قیمت ۱۹۰ روپے۔ ناشر: صلاح الدین ایوبی۔ ملنے کا پتہ : مکتبہ وحدت ملی' ۴۰ بی' اردو بازار' لاہور۔

اپنے گرامی مرتبہ مخلص دوست منور مرزا' اولاً" سب سے بڑھ کر ماہرِ اقبالیات ہیں اور اقبال اکیڈمی کے ڈائریکٹر۔ مگر وہ اپنے دوسرے موضوع ہندو کی اخلاقی پستی' اعتقادی لا یعنیت اور سیاسی چانکیائیت' نیز مسلم آزاری اور مسلم کشی کی مہارت اور پاکستان دشمنی کی متعصبانہ اور منتقانہ کارروائیوں کے کچھ اور بھی زیادہ ماہر ہیں۔ انہوں نے کتاب میں اس حقیقت کو واضح کردیا ہے کہ نہایت پیچیدہ اور مضحکہ انگیز صنمیات اور تقسیم معاشرہ کے ورن آشرم سسٹم اور کھیل تماشے کی مذہبی تقاریب کو دیوارِ برہمن نے احاطہ کیا ہوا ہے' تاکہ نہ اس جیل کے قیدی باہر نکل سکیں اور نہ باہر کی برتر اقوام اور تہذیبوں کے اثرات اندر داخل ہوسکیں۔ آج کل دیوار برلن کے ٹوٹنے کے ساتھ قافیہ ملاتے ہوئے یہ سلوگن اٹھایا گیا ہے کہ دیوارِ برہمن کو بھی توڑ دیا جائے۔ برہمن کی دیوار تو بڑی مقدس ہے' اصل مراد اس سلوگن سے یہ ہے کہ پاک بھارت سرحد کی دیوار توڑ دی جائے تاکہ اس مردم خور دیوار سے جو مسلمان بچ نکلے تھے وہ بھی پاکستان کا وجود ختم کرکے اپنے آپ کو اس دیوار کا شکار بنا دیں۔

تمہیدی کلمات طویل ہوگئے' اصل بات عرض کرنے کی یہ ہے کہ ہندو قوم کی پستیوں اور اس کے مسلم دشمن تعصبات اور اپنے فکر و تہذیبی احساس کمتری کے ردعمل میں انتقام لینے کی جو لمبی تاریخ برہمنی مہاجنی سامراج نے پیدا کی ہے' اس کے ایک ایک باب اور ایک ایک ورق کو ضروری تفصیل کے ساتھ اپنے خاص انداز میں پروفیسر صاحب نے اپنے قارئین پر واضح کیا ہے۔ یہ تاریخ ایسی ہے کہ نئی نسلوں کو اس سے پوری طرح آگاہ رکھنا چاہیے کیونکہ ابھی نہ جانے کتنے فتنہ ہائے حشر انگیز آئندہ اٹھتے رہیں گے۔ پروفیسر صاحب نے انگریزی امپیریلزم اور کانگریس اور

مسلم لیگ کی تاریخ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف تک دلآویز اور دلسوز طریق سے سمیٹ لی ہے۔ اور اس عجوبہ قوم کے اسرار و رموز کو نمایاں کیا ہے کہ اس کے کلچر کی بنیاد گائے کے گوبر پر ہے۔

آپ اندازہ نہیں کرسکتے کہ محض یہ بات کہ آزادی سے اپنے آپ کو نشوونما دینے کا جو میدان مسلمانوں نے پاکستان کے نام سے حاصل کرلیا ہے' اس کی وجہ سے کتنا شدید اضطراب اور کتنے زہریلے جذبات برہمنیت اور ہندویت کے سینے میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کا بس چلے تو پاکستان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو وہ بابری مسجد کے ساتھ کر رہے ہیں۔

ان حقائق کو جاننے کے لیے پروفیسر محمد منور صاحب کی کتاب دیوارِ برہمن کو ہر طبقے کے لوگ غور سے پڑھیں اور یہ اندازہ کریں کہ پاکستان تنخواہوں اور نوکریوں اور وزارتوں اور ممبریوں یا قتل اور اغوا اور خیانت کے لیے نہیں بنایا گیا۔ یہ ایک بڑے عالمی تہذیبی انقلاب کے لیے بنا ہے اور اس کے لیے قدم آگے بڑھانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ برہمنی مہاجنی شرپسندوں سے تحفظ کا انتظام نہ ہوجائے۔ اور دنیا پر بڑا احسان ہوگا اگر اس اقوام خور دیوار نفرت و تعصب کو پیوند زمیں کردیا جائے۔

(ن - ص)

قرآنِ حکیم' ترجمہ سورۂ آل عمران و سورۂ نساء: مرتبہ: محترم مولینا سیّد شبیر احمد۔ بہ اہتمام قرآن آسان تحریک رجسٹرڈ۔ بڑے سائز کے ۷۵ صفحات۔ ہدیہ ۲ روپے فی جلد۔ پتہ: ۱۳' اے ۲ - ایجوکیشن ٹاؤن' وحدت روڈ' لاہور۔

یہ قرآنِ حکیم کی مختلف سورتوں کے ترجمے کا ایک خاص سلسلہ ہے' جس کا تعارف ہم پہلے بھی کراچکے ہیں۔ اس مرتبہ سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء کا ترجمہ سامنے ہے۔ اس ترجمے کی قدر و قیمت سیّد شبیر احمد صاحب کی علمیت اور دین کے نہایت صحیح شعور کی وجہ سے ہے۔

ترجمہ نہ صرف توجہ اور احتیاط سے کیا گیا ہے بلکہ اس کی ایک امتیازی خوبی یہ ہے کہ آیات کا ترجمہ کرتے وقت عربی عبارت کے الفاظ اور اردو عبارت کے الفاظ میں جگہوں کا جو ادل بدل ہوجاتا ہے اس کی وجہ سے غیرعربی دان قاری کو مشکل پیش آتی ہے کہ وہ کس لفظ کو کس کا ترجمہ سمجھے۔ سیّد شبیر صاحب نے دلچسپ حل نکالا کہ ہر آیت کے الفاظ کو دو الگ الگ رنگوں (نیلا اور سرخ) میں چھپوایا۔ اب ترجمہ میں بھی یہ اہتمام کیا کہ سرخ الفاظ کا ترجمہ سرخ اردو الفاظ میں اور نیلے الفاظ کا ترجمہ نیلے الفاظ میں تیار کرکے حسنِ طباعت سے سفید کاغذ پر پیش

کیا۔ ہر صفحے کے دو کالم بنا کر داہنی طرف عربی آیات (الگ الگ) اور بائیں جانب اردو ترجمہ کی عبارت متقابلاً" مرتب کیں۔

یہ نہایت دلچسپ ترجمہ ہے' جس سے بڑے اور بچے اور خواتین یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آخری صفحے پر قرآن آسان تحریک کے اغراض و مقاصد درج کیے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادارہ اہلِ خیر کے اشتراک و تعاون سے چل رہا ہے' اسی لیے قیمتیں بہت کم رکھی گئی ہیں۔ ادارے سے اشتراک کے لیے درخواست برائے رکنیت کا فارم بھی منسلک ہے جس میں مختلف اصحاب اپنی حیثیت کے مطابق ۵ ہزار روپے سالانہ (تا حیات رکنیت) دو صد روپے سالانہ (عام رکنیت) اور علاوہ ازیں جو جب جتنا حصہ لینا چاہے' فلاح آخرت کا ذریعہ ہے۔

زیر تبصرہ حصے کے بعد سورۂ مائدہ و سورۂ انعام آئیں گی۔

(ن - ص)

سچی کہانی: از جناب حکیم محمد سعید۔ معاونین مجلس ادارت جناب مسعود احمد برکاتی و رفیع الزمان زبیری۔ فی حصہ ۲۵ روپے۔ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، ہمدرد سنٹر' ناظم آباد کراچی۔

محترم حکیم صاحب کی خصوصی توجہ کا ایک دائرہ نو نہالانِ پاکستان کا بھی ہے۔ موصوف تمام پاکستان کے شہروں میں فلاح و تعمیر کے نقشے پر اس تنظیم کو قائم کرکے اجتماعات بھی منعقد کر رہے ہیں' اور نونہالوں کے لیے تیزی سے دلچسپ و مفید ادب بھی پیدا کر رہے ہیں۔ اس ادب کا نام ہی "نونہال ادب" ہے۔ بچوں کے لیے پاکیزہ لٹریچر مہیا کرنے میں ہمدرد نے بہت اچھا مقام حاصل کرلیا ہے۔

متعدد کتب ہمدرد برائے تبصرہ سامنے ہیں مگر تقدیر ادائے فرض (کماحقہ) کا موقع ہی نہیں دیتی۔ اس کتاب کا اصل نام "سچی کہانی میری ڈائری کی زبانی" ہے۔ ہر ماہ کی ڈائری الگ الگ چھپ رہی ہے۔ تین ماہ کے تین حصے موصول ہیں۔ واللہ ! جادو اثر کہانی ہے۔ اپنی ڈائری لکھنا بڑا نازک کام ہے۔ ایک طرف یہ خطرہ کہ اپنی ذات کو اپنے قلم سے شاندار بنا کر نہ دکھایا جائے اور دوسری طرف یہ ڈر کہ کہیں انکسار اس حد تک نہ ہو کہ ہیچمدانی کے ساتھ ناکارگی پیدا کرنے کا باعث بنے۔ حکیم صاحب اس پلِ صراط سے کامیاب گزرے ہیں۔

دل تو یہ چاہتا ہے کہ حکیم صاحب کے روزمرہ پروگراموں اور معمولات کو' ان کے سفروں کے احوال کو' ان کے بیت الحکمتہ اور شعبہ مطبوعات کو' مریضوں کی چارہ گری کی دل پسند

خدمت کو' ان کی خاص خاص مجالس میں شرکت اور خاص خاص شخصیتوں سے ربط کو' ان کی سفید لباسی اور کم خوری اور بکثرت روزہ داری کو اور اچھے اور برے احوال و معاملات اور اچھی اور بری ملاقاتوں پر پیدا ہونے والے تاثرات کو' خصوصاً" ان کی پابندیِ وقت کو (جس نے ایک موقع پر مجھ جیسے پابند وقت کو بھی پچھاڑ دیا) --- پھر ان کی اسکیموں اور منصوبوں کو دل کھول کر بیان کروں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی سچی کہانی کے ذریعے وہ بیش بہا قدریں بچوں کے دل و دماغ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے جو ان کا خاندانی خزانہ ہے اور اس خزانے میں محبتِ خدا اور محبتِ انسانیت کے لعل و جواہر جمع ہیں۔

مجملاً" میں صرف ایک بات کہوں گا کہ جن والدین یا اساتذہ کو یہ سیکھنا ہو کہ بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر کرنے کا نہایت اچھا اسلوب کیا ہے وہ اس "سچی کہانی" کو پڑھ کر ہر صفحے سے یہ سبق لیں کہ حکیم صاحب نے خیر و خوبی کا جوہر نونہالوں میں پیدا کرنے کے لیے کس کس انداز سے کام لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر اردو زبان میں یہ بہترین کتاب ہے۔ اور ۸' ۱۰ سال یا اوپر کے بچوں کے لیے یہ دلچسپ کہانی بھی ہے اور کہانی کہانی میں یہ کہانی کتنی اہم حقیقتیں ان کو پیارے انداز سے سکھا جاتی ہے۔ یہی حقیقتیں عام ناصحانہ طرز یا مروجہ تدریسی طریقِ کار سے بیان کی جائیں تو بچوں کو بھاری چٹانیں لگیں اور وہ ان سے دور بھاگ جائیں۔ حکیم صاحب نے چٹانوں کو اپنے طریق ابلاغ سے پھول بنا دیا ہے۔

جنوری' فروری' مارچ ۱۹۹۲ء کے تین حصے موصول ہونے کے بعد قدرتی طور پر اگلے تین حصوں کا بھی ہمیں نونہالوں کے سے اشتیاق سے انتظار ہے۔

ایک جگہ حکیم صاحب یہ لکھ گئے ہیں کہ نماز مسجد ہی میں پڑھتا ہوں' مگر آج گھر ہی پر پڑھے لیتا ہوں (الفاظ نہیں' صرف مفہوم!) یہ بات کسی تلقینی گفتگو یا تذکرے میں بچوں تک منتقل نہیں ہونی چاہیے۔ ایک جگہ لکھا ہے (ڈائری مارچ ص ۳۹) ---- ایک چھوٹی میز پر درجنوں تسبیحاں ہیں۔ تسبیحاں کو کسی نہ کسی طرح فارسی سانچے میں ڈھال کر تسبیح کا جمع قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر اردو میں یہ جمع نامونوس لگتی ہے۔ سیدھی طرح تسبیحیں کہا جاسکتا ہے۔

مدعا نکتہ چینی نہیں۔ ایسی باتیں اچھے اچھے عالموں اور ادیبوں کی نگارشات میں بھی رہ جاتی ہیں۔

آخر بچارے تبصرہ نگار کو کچھ تو اپنی کرامات دکھانی چاہئیں۔

(ن - ص)

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ : از محترمہ ثریا بتول علوی' ایم اے اسلامیات (گولڈ میڈلسٹ)۔ صفحات ۲۵۶' قیمت ۵۲ روپے۔ ناشر: شفیق الاسلام فاروقی۔ ملنے کا پتہ : حرا پبلی کیشنز' ۲/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔

نہایت ہی نمایاں موضوع' کیونکہ اس پر ہر خیال کے لکھنے بولنے والے کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں' اور نہایت ہی اہم موضوع کہ ابھی تک کما حقہٗ اس کا تجزیہ اور متعلقہ مسائل کا اطمینان بخش حل ہو نہیں سکا۔

علامہ اقبالؒ نے مسئلہ زن کے متعلق سخت معذوری کا اظہار کیا تھا ؎

اس بحث کا میں فیصلہ کچھ کر نہیں سکتا
مجبور ہیں ناچار ہیں مردان خردمند

پھر انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس مسئلے کو عورت ہی فاش کرے۔ غالباً مقصد یہ کہ مرد جب بات کرتا ہے تو اسے قضیے کا فریقِ غالب گردانا جاتا ہے جو اپنی برتری کے لیے بحث و استدلال کرتا ہے۔

مغربی تہذیب نے صورتِ مسئلہ ہی بگاڑ دی ہے' کیونکہ اس نے مرد اور عورت کو دو حریف اور متقابل قوتیں بنا دیا ہے۔ اسلام کو بطور صراطِ مستقیم تسلیم کرنے والوں کے لیے ہماری فاضل بہن ثریا بتول علوی نے بڑا صحیح نہج اختیار کیا ہے۔ انھوں نے مرد اور عورت دونوں کو متخالف اصناف قرار دینے کے بجائے دونوں کو مساویانہ طور پر اسلام کی عدالت میں کھڑا کر دیا ہے۔ خدا و رسولؐ نے جو حقوق و فرائض مرد کو دیے ہیں وہ ان کو سنبھالے اور پابندی کرے اور عورت کو جو حقوق و فرائض دیے ہیں وہ انھیں سمیٹے اور ان پر مضبوط قدم جمائے۔ مقررہ حدود سے نہ ایک فریق آگے یا پیچھے جائے اور نہ دوسرا۔ ثالثی کی یہ اعلیٰ ترین صورت ہے جو مسلمان مردوں اور عورتوں کی تمام نزاعات کو ختم کرنے والی ہے۔ کیونکہ جب خدا و رسولؐ کی عدالت فیصلہ دے دے تو پھر اہلِ اسلام کی نزاعاتِ حقوق و فرائض تو ختم ہو جاتی ہیں۔

کتاب کی مصنفہ ایک ایسی خاتون ہیں جو دینی اور دنیوی تعلیم کے لحاظ سے مقام اعتبار رکھتی ہیں' ایمان اور اسلامی کردار سے آراستہ ہیں' احکام حق کی پابند ہیں۔ وہ نہ مسائل کے فہم میں کوتاہی رکھتی ہیں' نہ جانب داری!

اس کتاب میں عورت کو اس کی تمام حیثیتوں کے ساتھ قرآن و حدیث اور عقل کے رو

سے عز و شرف کے مقام پر دکھایا گیا ہے اور ہر دائرے میں اس کے حقوق و فرائض واضح کیے گئے ہیں۔ ان جامع بحثوں میں شریعت کے بہت سے احکام و مسائل سامنے آگئے ہیں۔ آج کل کی بحثوں کے لحاظ سے چند موضوعات بڑے اہم ہیں۔ مثلاً "اسلام نے عورت کو کیا دیا" "عورت بہ حیثیت انسان" "ممتاز کون ہے ؟ " "گھریلو نظم میں عورت کے حقوق اور اختیارات" "جدید تعلیم یافتہ ملازم مائیں" باہر نکلنے کے لیے حدود" "معاشی محاذ" "مغربی خواتین کا تلخ تجربہ" "دائرہ کار میں اسلام کی تقسیم حرفِ آخر ہے" "موجودہ تعلیمِ نسواں کے نقصانات" "مخلوط تعلیم" "تعلیم یافتہ عورت خود سر ہوتی ہے" (اور تعلقات میں تصادم پیدا کرتی ہے)' "مغربی مفکرین کی شہادت" "نسوانی تقدس کا جنازہ" اور "خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام"۔ ۵ ابواب کے تحت ذیلی عنوانات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

مصنفہ کا لکھا ہوا دیباچہ "میرے پیارے اسلام" بہت ہی خوب ہے۔ اور پیش لفظ اس شخص کا لکھا ہوا ہے جو دوسرے کارناموں کے علاوہ صحابیات کی بہت زیادہ تعداد کے تذکرے کا سب سے بڑا مجموعہ پیش کرچکا ہے اور باکمال خواتین پر بھی ایک شاندار کتاب لکھ چکا ہے' یعنی طالب ہاشمی۔ اس پیش لفظ میں بھی اصل موضوع سے متعلق بہت مفید نکات شامل ہیں۔

(ن - ص)

اراکانی مسلمانوں کی جدّوجہدِ آزادی : مصنف : محمد الیاس انصاری۔ ضخامت : ۱۶۷ صفحات ' قیمت : چالیس روپے۔ناشر: حرا پبلی کیشنز اردو بازار لاہور۔

مسلمانوں نے اپنی چودہ سو سالہ تاریخ میں ' بحیثیت مجموعی غیرمسلموں سے ہمیشہ روا دارانہ' بلکہ برادرانہ حد تک ہمدردی و حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا' مگر تاریخ کا یہ عبرت انگیز منظر ہمارے سامنے ہے کہ بیسویں صدی کے آخری دو عشروں میں مسلمانوں' خصوصاً مسلم اقلیتوں کو انہی غیرمسلموں کے جنونی متعصبین کی انتقامی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عیسائیوں ' یہودیوں اور ہندوؤں کے ساتھ اب برما کے بدھ بھی مسلم کشی کی اس مہم میں شریک ہوگئے ہیں۔ برما کے صوبہ اراکان میں ' جہاں اڑھائی سو سال پہلے ایک آزاد مسلم ریاست قائم تھی' مسلمانوں کے لیے جینا دوبھر ہورہا ہے۔ مسئلے کی پوری تفصیل اور تصویر محمد الیاس انصاری نے' زیرِنظر کتاب کے ذریعے' پیش کی ہے۔

وہ کون سا ظلم ہے جو اراکانی مسلمانوں پر روا نہیں رکھا گیا --- آبادیوں کی بربادی' قتل '

بندش، نظربندی اور بالآخر جبری بے دخلی اور ہجرت ---

محمد الیاس انصاری نے نہایت محنت اور کاوش سے اس افسوس ناک داستان کا تاریخ وار منظرنامہ مرتب کیا ہے۔ جس میں مسلمان ممالک، انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں، قوموں کے لیے حقِ آزادی کی چیمپئن بڑی طاقتیں اور خود اقوامِ متحدہ اپنے کردار کا مشاہدہ کرسکتی ہے --- انصاری صاحب کی محنت قابل داد ہے --- یہ کاوش، اگر بے حسی کی برف کو پگھلا سکے تو ان کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔ برمی مسلمانوں کے مسئلے کے پیش منظر و پس منظر سے آگاہی کے لیے یہ ایک مفید اور مؤثر کتاب ہے۔

(ر - د - ہ)

وحدتِ اُمّت : از مولینا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد محمدیؐ کریمیہ، فیصل آباد۔ ناشر: مکتبہ ملیہ، مکان نمبر ۸۱ گلی نمبر ۸، گلگشت کالونی، فیصل آباد۔

اہلِ قبلہ کی تکفیر اور فقہی اختلافات کی بنا پر ملت میں محاذ آرائی کے خلاف ایک مدلّل مقالہ بہ شکل پمفلٹ۔

(ن۔ ص)

ماہنامہ "سیّارہ" لاہور

کا عظیم الشان اقبال نمبر

مدیرِ اعلیٰ : نعیم صدیقی

اقبالیاتی ادب میں ایک یادگار اضافہ ● بے شمار دستاویزات اور نوادر سے مزین ایک تاریخی دستاویز ● بلند پایہ تحقیقی اور فکری مقالات کا خزینہ ● برصغیر پاک و ہند کے نامور اقبال شناس اہلِ قلم اور ثقہ ادبا و شعراء کی گرانقدر نثری اور شعری نگارشات کا مرقع ● ایک ایسی اشاعت خاص جو مدتوں یاد رکھی جاتی گی۔

ضخامت تقریباً پانچ سو صفحات
○ بہترین کتابت و طباعت
○ چہار رنگ دیدہ افروز سرورق

قیمت صرف : 72/- روپے

براہِ راست منگوانے والوں کو بذریعہ رجسٹری ترسیل کی رعایت

ملنے کا پتہ
"سیّارہ" معرفت ایوانِ ادب
اردو بازار، لاہور۔ فون : 321842